روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۲۷/۴۲ | سوموار ۔ یکم ۔ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۳۱۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش، ۳۱۔ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا سب سے عظیم تدبیر ہے

دُعا میں جو برکت ہے اس کی کوئی مثال دُنیا میں اور کسی تدبیر میں نہیں ہے۔ دُعا میں تدبیر اور دُعا دونوں باتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے اس مضمون پر بہت ہی لطیف روشنی ڈالی ہے اور بہت ہی گہری حکیمانہ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ دُعا دُنیا کی سب سے عظیم تدبیر ہے۔ جو تدبیر پر جال ڈالتی ہے اس سے بڑی تدبیر کیا ہوگی جو تقدیر کو اپنے دام میں لے لے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جیسے انسان خواب میں عمدہ اور شیریں پھل کھاتا ہے اور ٹھنڈے اور خوشگوار پانی پیتا ہے اور فی الواقعہ وہ پھل اور آب سرد ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے ذہن میں کوئی دوسرا امر نہیں ہوتا۔ پھلوں کو کھا کر سیری ہوتی اور پانی پی کر فی الواقعہ پیاس دُور ہوتی ہے۔ لیکن جب اُٹھتا ہے تو نہ اُن پھلوں کا کوئی وجود ہوتا ہے اور نہ اس پانی کا۔ اسی طرح پر جیسے اس حالت میں اللہ تعالیٰ ان اشیاء کا ایک وجود پیدا کر دیتا ہے۔ عالم آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ کو اس صورت میں متمثل کر دیا جائے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۱)

"یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رُعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے، پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گذرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مُردہ چلتا ہے۔ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۲)

خصوصی دعا کی درخواست

حضرت مہر آپا صاحبہ رقم فرماتی ہیں لنڈن سے بذریعہ ٹیلیفون میرے بھانجے ایم۔ اے شکیل اطلاع دیتے ہیں کہ یاسر احمد کا آپریشن ہفتہ کے روز ہو گیا ہے۔ آپریشن خاصا نازک تھا۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے بچاتے ہوئے کامل شفا سے نوازے۔

مکرم مرزا نعمان احمد صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الاعلیٰ مبشرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ اگست کو بیٹا عطا فرمایا تھا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام مرزا سعد احمد عطا فرمایا ہے۔

احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر کی والدہ محترمہ کو گر جانے کی وجہ سے کولہے میں سخت چوٹ آئی ہے۔ علاج کے لئے لاہور لے جایا جا رہا ہے۔

خدا کی نافرمانی ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

"جب انسان خدا پر کامل یقین رکھتا ہو کہ خدا نیکی سے خوش اور بدی سے ناراض ہوتا ہے اور سخت سے سخت سزا دینے پر قادر ہے اور سزا دیتا ہے اور یہ کہ گناہ حقیقت میں ایک زہر ہے اور خدا کی نافرمانی ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے ... اگر خدا کی نافرمانی اور گناہ کرنے پر خطرناک عذاب اور ہلاکت و عذاب کا یقین ہو تو کیونکر گناہ سرزد ہو سکتا ہے ... دیکھو انسان اپنے مربی، دوست، یار، آشنا اور کسی طاقتور با اختیار حاکم کے سامنے کسی بدی اور گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور گناہ کرتا ہے تو چھپ کر کرتا ہے کسی کے سامنے نہیں کرتا۔ تو پھر اگر اس کو خدا پر اتنا ایمان ہو کہ وہ عیب در عیب اور پوشیدہ در پوشیدہ انسانی اندرونہ اور وسوسوں کو بھی جانتا ہے اور یہ کہ کوئی بدی خواہ کسی اندھیری سے اندھیری کوٹھری میں جا کر کی جاوے اس سے پوشیدہ نہیں اور یہ کہ وہ انسان کا بڑا مربی، رب، محسن اور احکم الحاکمین ہے تو پھر انسان کیوں گناہ کی جگر سوز آگ میں پڑ سکتا ہے۔

پس ان باتوں پر غور کرنے سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ انسان کو خدا اور اس کے صفات اور افعال اور علیم و خبیر اور ہر بات کے واقف ہونے اور قادر و مقتدر اور منتقم اور شدید البطش ہونے پر ایمان نہیں۔ ہر بدی خدا کی صفات سے غافل ہونے کی وجہ سے آتی ہے۔ صفاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علیم و خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لاوے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ بھی غائب نہیں ہو سکتا تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑھ ہے۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر و مقتدر اور احکم الحاکمین، علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حالانکہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۔ ۳۱ ۔ اگست ۱۹۹۲ء

اگلی دنیا کیلئے تیاری

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کا ایک چھوٹا سا اقتباس دیکھئے اسے پڑھئے اور بار بار پڑھئے اور اس میں سے اپنی فہم و فراست کے مطابق مختلف امور اخذ کیجئے ۔ اقتباس یہ ہے :

"بہشت کی لذات میں ایک اور بھی خوبی ہے جو دنیا کی لذتوں میں اور جسمانی لذتوں میں نہیں ہے ۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذتیں اسے یاد نہیں رہتی ہیں ۔ مگر بہشت کی لذّات نہ صرف جسم ہی کیلئے ہونگی بلکہ روح کیلئے بھی لذّت بخش ہونگی ۔ دونوں لذتیں اس میں اکٹھی ہونگی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھ کر جو لذّت ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا ۔ مگر دیدار الٰہی کیلئے یہ ضروری ہے کہ یہاں ہی سے تیاری ہو اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے ۔ جو شخص یہاں تیاری کر کے نہ جاوے گا وہ وہاں محروم رہے گا ۔"

یہ دنیا ہمیں کیوں اچھی لگتی ہے ۔ اسے چھوڑنے کو کیوں جی نہیں چاہتا ۔ لوگوں کو یہاں سے جاتے دیکھ کر بھی ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہمیں بھی جانا ہے اور یہ جانا ہے بھی بہت ضروری ۔ دراصل ہم اس دنیا کی لذّات کو اچھا سمجھتے ہیں ۔ ہم اس پر فریفتہ ہیں ۔ وہ جو کہتے ہیں کہ یہ جہان میٹھا ہے اگلا جہان کس نے دیکھا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں سے گئے تو پتہ نہیں کہاں جائیں گے اور وہاں کچھ ملے گا یا نہیں یا جو کچھ ملے گا وہ کیسا ہوگا ۔ اتنی ہی لذّت کا حامل جو یہاں ہے یا اس سے کمتر یہ ہے وہ بات جو ہمیں یہیں رہ پڑنے پر اُکساتی ہے ۔ ناممکن اور انتہائی ناممکن بات ۔ حضور کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ بہشت کی لذّات یہاں کی لذّات سے بہت بہتر ہونگی ۔ ان کی اجتماعی صورت انہیں اور بھی بہتر بنا دے گی ۔ وہاں ایک ایک لذّت الگ الگ ہو کر نہیں بلکہ اجتماعی صورت میں لذّات ملیں گی ۔ کوئی ایک لذّت کسی دوسری لذّت کو بھلا نہیں دے گی ۔ مٹا نہیں دے گی ۔ اور سب سے بڑی لذّت تو یہ ہوگی کہ خدا تعالیٰ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوگا ۔ یہاں اگر ہمیں خدا کا ایک ہلکا سا جلوہ بھی نظر آ جائے تو ہماری خوشی کی انتہا نہیں رہتی ۔ اور وہاں خدا کا بھرپور جلوہ ہمارے سامنے ہوگا ۔

لیکن اس سب کچھ کیلئے ہمیں یہاں تیاری کرنا ہے ۔ آئیے ہم سب تیاری کریں ۔

ہر خارِ رہگذر نے مجھے حوصلہ دیا
جتنا سفر کیا ہے اسی طرح طے کیا
عزمِ جواں بھی میرے خدا ہی کی دین ہے
اس ذاتِ پاک نے مجھے کیا کچھ نہیں دیا

ــــــ ابو الاقبال

○

باجے بھی بجیں گے یہاں بارات بھی ہوگی
اِس سال مری اُس سے ملاقات بھی ہوگی

جس رات کی امید میں اک عُمر گذاری
اس موسمِ برسات میں وہ رات بھی ہوگی

کچھ سلسلۂ شوق بھی اب آگے بڑھے گا
جو بات نہ ہو پائی تھی وہ بات بھی ہوگی

وہ جیت کے بھی مات نہ دے پائے گا ہم کو
ہم جیت بھی جائیں گے اسے مات بھی ہوگی

چمکیں گے مرے دیس پہ خوشیوں بھرے سُورج
دھرتی کے لئے امن کی سوغات بھی ہوگی

جب شہر ہے تو شہر کا قانون بھی ہوگا
انساں ہیں تو پھر ان میں مساوات بھی ہوگی

جو عشق کرے گا وہی کہلائے گا سادات
اس عاشقی میں عزّتِ سادات بھی ہوگی

مَوسم ہی نہیں بدلیں گے اس سال میں اکبرؔ
تبدیل یہاں صورتِ حالات بھی ہوگی

اکبرؔ حمیدی

"یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ اپنے نفس پر کبھی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے ۔ اور جیسا کہ دوسرے پر بدگمانی کرنا بُرا ہے ایسا ہی اپنے نفس کے متعلق بدگمانی کرنا بھی اچھا نہیں ۔ بلکہ گناہ ہے ۔ تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے دل میں یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم شیطان کو اپنے اُوپر غالب نہیں ہونے دیں گے ۔ ناامید نہ ہونے اور اپنے نفس پر بدگمانی نہ کرنے اور عُجب اور تکبّر میں یہ فرق ہے کہ اوّل الذکر ہمیشہ آئندہ واقعات کے متعلق ہوتا ہے ۔ اور آخر الذکر عموماً پہلے کاموں پر ہوتا ہے ۔ خود پسند اور متکبّر انسان بہت جلد کام کے وقت گھبرا جاتا ہے لیکن جب کام ہو جاوے تو فخر کرتا ہے ۔ خدا پر توکل کرنے والا اور اپنے نفس پر بدظنی نہ کرنے والا انسان جب تک کوئی کام نہیں ہوتا اپنی امید کو باندھے رکھتا ہے اور جب یہ ہو جاتا ہے تو پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرتا ۔"

(حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

وَالْعَيْنُ بَاكِيَةٌ وَّلَيْسَ بُكَاءُنَا
شَيْئًا سِوَى الْفَضْلِ الْمُنِيْرِ الْمُسْفِرِ

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بجز اس فضل کے جو روشن کرنے والا اور صبح کے وقت آنے والا ہے۔

اِنَّ الْبَلَايَا لَا يَرُدُّ رِكَابَهَا
اِلَّا يَدَا مَلِكٍ قَدِيْرٍ اَكْبَرِ

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں کر سکتا مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے۔

اِنَّ الْمُهَيْمِنَ لَا يُضِيْعُ عِبَادَهُ
فَافْرَحْ وَلَا تَحْزَنْ بِوَقْتٍ مُضْجِرٍ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت بنو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں کئی باتوں کی طرف واضح اشارہ فرماتے ہیں۔ مثلاً پہلی بات یہ کہ حضور فرماتے ہیں۔ آنکھ تو رو رہی ہے مگر یہ یک طرفہ بات ہے ہمارا رونا اس وقت تک کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل ہمارے شامل نہ ہو۔ یہی دعا کی کیفیت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کی دعا سے ہمارا کام ہو گیا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ انہوں نے اس خاص شخص سے دعا کرائی اور ان کا کام ہو گیا۔ لیکن دعا کے کرنے اور دعا کے قبول ہونے کے پیچھے ایک اور ہاتھ ہے۔ جس کا ذکر نہیں کیا گیا اور وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص چاہے کتنی ہی دعا کرتا رہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو۔ اور خدا یہ فیصلہ نہ کرے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے اس کی دعا سے کچھ نہیں بن سکتا۔ پس ہم جو ظاہر کو دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص سے دعا کرائی اور جو قبول ہو گئی۔ اور ہمارا کام بن گیا۔ لیکن ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کر دیتے ہیں کہ وہ شخص دعا کرتا اور کرتا ہی رہتا تو بھی اگر خدا تعالیٰ کا فضل اس دعا کے سلسلے میں اس کے شامل حال نہ ہوتا تو ہمارا کام نہیں بن سکتا تھا۔ بالفاظِ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ دعا ضروری ہے لیکن دعا بذاتِ خود کوئی کام کروانے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نہ نوازے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ ہماری آنکھ تو رو رہی ہے گویا خدا تعالیٰ سے کچھ کہہ رہی ہے۔ لیکن جب تک اس کا فضل شامل حال نہ ہو جب تک وہ ہماری اس کیفیت کو درجہ قبولیت نہ عطا کر دے اس وقت تک ہمارا رونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہ اسی وقت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور نتیجہ خیز بھی۔ جب صبح کے وقت آنے والا دن روشنی لے کر آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی ہم پر بھی پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر پڑنے والی روشنی ہی حقیقی روشنی ہے اور ایسی چیز ہے جو اس کی زندگی کو بہتر رنگ میں بدل دیتی ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک مصائب اور تکالیف اور بلاؤں کا تعلق ہے یہ از خود تو دور نہیں ہو جاتے۔ نہ انسان خود یہ طاقت رکھتا ہے کہ مصائب اور مشکلات اور بلاؤں سے چھٹکارا حاصل کر لے البتہ اگر وہ اس بات کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرے تو وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ جو سب سے بڑا ہے۔ اور جو ہر قدرت رکھتا ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ انسان کی مشکلات اور اس کے مصائب دور ہو جائیں۔ پس اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے مشکلات کے حل کے لئے دعا تو کرنی چاہیئے لیکن یہ کہنا کافی نہیں کہ ہماری دعا سے مشکل حل ہو گئی۔ مشکل تو اللہ تعالیٰ حل کرے گا۔ اور کرے گا اسی صورت میں کہ وہ اس دعا کو قبول کر لے گا۔

خدا تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو جو اس کے ہو جاتے ہیں اور اسی کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اگرچہ دنیادار لوگ ان کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ انہیں ملیا میٹ کر دیں گے۔ لیکن حضور فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کاملاً اس کا بندہ بن جائے۔ اسی کی رضا کا خواہاں ہو اسی کے احکام کی پیروی کرے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں جو تکلیف دینے والا ہے اور جب مصائب کا سامنا ہے تو خوش ہو جا اگر تو خدا تعالیٰ کا بندہ ہے تو تو خوش ہو جا اور غمگین مت ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ تجھے ضائع ہونے سے بچائے گا۔ اور تیرے ہر نیک کام میں بڑھوتی عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس سے دعائیں کرتے رہیں اور وہ ہماری دعاؤں کو درجہ قبولیت عطا فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل سے ہمارے ان کاموں کو سرانجام دے جو ہم دعا کے ذریعے اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ہمارے مصائب اور ہماری مشکلات کو وہ از خود دور کرے اور ہمیشہ ہمارے لئے اس بات کی خوشی فراہم کرتا رہے کہ ہم صرف اور صرف اسی کے بندے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی فرماتے ہیں :۔

مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے۔ ایک دفعہ یخنی لے کر میں مولوی صاحب کے لئے گیا تھا۔ اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی گیا ہوں۔ اس زمانے کے حالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت نہیں ہو سکتے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی۔ ایک دوسبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زائد ان سے تعلق نہ تھا ہاں ان دنوں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دایاں (د۔) کون سا ہے اور بایاں کونسا بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں۔ بعض حضرت استاذی المکرم امام جماعت الاوّل کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں (د۔) ہیں۔ علمی کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت تو طاقت نہ تھی۔ اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسی محبت کی وجہ سے جو امام جماعت الاوّل مجھ سے کیا کرتے تھے۔ میں نورالدینیوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے بھی دریافت کیا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ میں ان کے پرزور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبت اور ان کی حبّ بانیٔ سلسلہ کا معتقد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیّر پیدا ہو گیا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ دوڑ کر اپنے کمرہ میں گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر ایک بے جان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ یہ آنسو نہ تھے۔ ایک دریا تھا دنیا کی بے ثباتی مولوی صاحب کی محبت بانیٔ سلسلہ اور خدمت بانیٔ سلسلہ کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہوگی۔ اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا تھا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن نہ میں کھانا کھا سکا نہ میرے آنسو تھمے۔ حتّٰی کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت بانیٔ سلسلہ کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا۔ "محمود کو کیا ہو گیا ہے۔ اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا۔ یہ تو بیمار ہو جائے گا۔" غرض مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر میری زندگی نے ایک نئے دور کو شروع کیا اسی دن سے میری طبیعت میں دین کے کاموں اور سلسلہ کی ضروریات سے دلچسپی پیدا ہوتی شروع ہوئی۔ اور یہ بیج بڑھتا

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقبال احمد نجم

برازیل ـ دنیا کا پانچواں بڑا ملک

لاطینی امریکہ کا ملک برازیل رقبہ کے اعتبار سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ یہ ہندوستان سے ملتا جلتا ملک ہے۔ اس خطۂ ارض میں ہر طرف قدرتی مناظر اور قدرتی حسن بکھرا پڑا ہے جتنا بڑا یہ ملک ہے اتنی بڑی آبادی یہاں نہیں یعنی تقریباً ۱۴ کروڑ نفوس آباد ہیں۔ یہاں کل ۲۸ صوبے یا ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست کا ایک گورنر اور اسمبلی ہے۔ تمام ریاستیں مل کر ایک کنفیڈریشن بناتی ہیں۔ ایک مرکزی اسمبلی اور سینیٹ بھی ہے۔ اور تمام لوگ مل کر اپنا ایک صدر منتخب کرتے ہیں۔

برازیلیا ان کا دارالخلافہ ہے جو ملک کے وسط میں واقع ہے جن دنوں میں پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد تعمیر ہو رہا تھا انہی دنوں برازیلیا بھی تعمیر کیا جا رہا تھا فن تعمیر کے لحاظ سے برازیلیا میں خاص بات یہ ہے کہ یہاں کوئی سڑک ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی نہیں گزرتی یا تو پل بنا کر اوپر سے گذار دیا گیا ہے۔ یا انڈر گراؤنڈ کر کے نیچے سے گزار دیا گیا ہے۔ برازیلیا کو تمام اطراف کے صوبوں سے سڑکوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے۔

اس ملک میں سڑکوں کا نظام بہت عمدہ ہے۔ اس ملک میں دنیا کی سب سے بڑی سڑک جو تقریباً ۵ ہزار میل لمبی ہے پائی جاتی ہے۔ جو ساحل سمندر سے ہوتی ہوئی اس ملک کا بارڈر بناتی ہے۔ "فاکس ویگن" کار یہاں بہت دیکھنے میں آتی ہے جرمنی سے پلانٹ انہوں نے خرید لیا تھا۔ تیز رفتاری کی وجہ سے یہ کار الٹتی نہیں اور ان کے لئے یہ بہت مناسب ہے۔

اس ملک میں اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔ زراعت ـ انڈسٹری ـ تیل کی دولت ـ ہیرے جواہرات ـ جنگل دریا اور میدان وغیرہ ـ دریائے ایمزن کے کنارے دنیا کا سب سے بڑا جنگل اس ملک میں واقع ہے جس کی وجہ سے اس ملک کو دنیا کا پھیپھڑا کہا جاتا ہے MANAUS اس علاقے کا صدر مقام ہے۔ اس دریا کی جولانیاں دیکھنے بہت سیاح آتے ہیں۔ یہ دریا گویا ایک سمندر ہی ہے۔ ۲۰۰۰ اقسام کی مچھلیاں چھوٹی بڑی یہاں پائی جاتی ہیں۔ سینکڑوں قسم کے چھوٹے بڑے خوبصورت پرندے اور رنگ برنگے بڑے بڑے طوطے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح چھوٹے بڑے بندر بھی درختوں پر چھلانگیں لگاتے اور پھل کھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس علاقہ میں حشرات الارض کی بھی کثرت ہے۔ بڑے بڑے چیونٹوں کے خاندان سفر کرتے ہوئے گذرتے ہیں تو اپنے راستہ میں آنے والی ہر جاندار شئے کے پنجر ہی چھوڑ کر جاتے ہیں۔ ان کا لشکر جدھر سے گذر رہا ہو پرندوں کی گھبراہٹ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اتنے تیز رفتار ہوتے ہیں کہ ان سے بچنا نہایت مشکل امر ہے۔ غالباً اس قسم کے کیڑوں مکوڑوں سے بچنے کے لئے ایک چادر لے کر دو درختوں کے ساتھ باندھ کر اس میں یہ لوگ جھولے کی طرز پر لیٹ کر سو جاتے ہیں۔ اور یہ رواج برازیل میں عام پایا جاتا ہے۔ برازیل میں ہر قسم کے علاقے پائے جاتے ہیں۔ جنگلات سے ڈھکے ہوئے علاقے میدانی اور پہاڑی نیز سطح مرتفع اور ساحلی علاقے۔ دنیا کے بہترین ساحل یہاں پائے جاتے ہیں۔ ریو ڈی جنیرو۔ جہاں پچھلے دنوں "الارض کانفرنس" ہوئی ہے۔ اس شہر میں مجھے ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۸۸ء کے آخر تک رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس کا ساحل COPACABANG ۱۳ میل لمبا ہے۔ اور خاص اہمیت کا حامل ہے یہاں کا "سامبا" جو افریقیوں کا ناچ ہے۔ دیکھنے دنیا کے لاکھوں ٹورسٹ آتے ہیں۔ غلامی کے دور میں غلاموں کو سال میں تین دن کی رخصت دی جاتی تھی۔ ان دنوں میں یہ ناچتے گاتے اور خوشی مناتے تھے۔ انہی دنوں کی یاد اب بھی ہر سال منائی جاتی ہے۔ اسے کارنیوال کہتے ہیں۔ یہاں یہ دن حکومت نے بڑھا کر ۷ کر دیئے ہیں۔ کیونکہ ان دنوں میں سیاحوں کی وجہ سے حکومت کی آمدنی میں خاص اضافہ ہوتا ہے۔ ۶۰ کلب ہیں جو اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ہزاروں مرد و زن ریڈ انڈین کا لباس پہنے، چہروں پر رنگ ملے اور پرندوں کے پر لگائے۔ مظاہرے کرتے ہیں۔ اس میں عریانی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے جس پر پچھلے سال بشپ نے بھی اخباروں میں احتجاج کیا تھا۔

برازیل میں پرتگالی تو نو آبادیاتی دور کے حاکم ہیں۔ جن کی معیشت کا انحصار باہر سے آنے والے مہاجرین پر ہے۔ جب پرتگالیوں اور سپینش لوگوں نے جنوبی امریکہ پر یلغار کی تو آپس میں الجھ الجھ جاتے تھے۔ اس وقت کے پوپ نے جنوبی امریکہ کو پرتگال اور سپین میں نصف نصف تقسیم کر دیا تھا۔ برازیل کا علاقہ پرتگال کے حصہ میں آیا تھا اور میکسیکو سے لے کر ارجنٹائن کا علاقہ سپین کے حصہ میں سپینش علاقے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آزاد ہوتے رہے اور اس طرح سے ۲۸/۲۹ سپینش بولنے والے ممالک عالم وجود میں آئے لیکن پرتگال نے برازیل کی ۲۸ ریاستوں کو اکٹھے ہی آزاد کر دیا جو مجتمع ہیں۔ اور دنیا میں پانچویں بڑے ملک کے طور پر ابھری ہیں۔ ایک فرق یہ دیکھنے میں آیا کہ سپینش کالونیوں کے علاقہ میں سیاہ فام نہیں ہیں کیونکہ سپینش لوگ افریقہ سے غلام پکڑ کر نہیں لائے تھے۔ ان کے اپنے ملک میں ہی انسانی قوت کافی تھی۔ یہاں برازیل میں دوسری جنگ عظیم کے بعد بکثرت جرمن اور اور آسٹریا کے لوگ۔ اٹیلین۔ جاپانی۔ چینی اور عرب آئے ہیں اور غلامی کے دور میں۔ انگولا نائیجیریا۔ اور گھانا سے غلام لائے گئے تھے۔ ان کی اولادیں خوب بڑھ گئی ہیں اور برازیل نصف کالا ہے۔ مگر یہ سب کالے اور سفید مل جل کر رہتے ہیں۔ کوئی نسلی فسادات اس زمین پر نہیں ہوتے اس لئے دنیا کے لوگ ان کو کلر بلائنڈ کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو دنیا میں ان کے سب سے زیادہ سلجھے ہوئے کا ثبوت ہے۔

برازیلین فخریہ کہتے ہیں کہ "خدا نے دنیا میں ۵ نسلیں بنائیں اور ہم نے چھٹی نسل برازیلین کی بنائی" جو ۸ ـ ۹ اقوام کا مرکب ہے۔ یہاں جرمن بعض جگہوں پر اپنی چھوٹی چھوٹی سٹیٹس بنائے بیٹھے ہیں اور انہوں نے اس طرح سے اپنے کلچر اور اپنی زبان کو محفوظ کیا ہوا ہے، ورنہ باقی تو سب مل جل گئے ہیں۔ پرتگالیوں میں بہت سے وہ لوگ سپین یا پرتگال سے نقل مکانی کر کے آئے جو پرانے مسلمان تھے اور وہاں پر تنگ تھے لیکن یہاں بھی آ کر ان کو مذہبی آزادی میسر نہیں آئی۔ چنانچہ انہوں نے اپنا نام "روحانی لوگ" رکھ لیا۔ اب یہ مذہب مختلف علاقوں کی مذہبی رسومات و رواج اور عقائد کا معجون مرکب بن گیا ہے۔ یہ لوگ سمندروں کی دیوی کی پوجا کرتے ہیں۔ یکم جنوری کی صبح کو سمندروں کے کناروں پر پھولوں سے آراستہ کنارۂ سمندر پر اکٹھے ہوتے اور سورج کی پہلی کرنوں کے ساتھ اس سے مناجات کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے ان کو قریب سے دیکھا ہے۔ یہ لوگ متعصب نہیں ہیں مگر مذہبی بھی نہیں ہیں۔ یہودیوں کے چنگل میں یہ ملک پھنسا ہوا ہے۔ امریکن قرضوں کے کئی بلین ڈالر انہوں نے دینے ہیں۔ اگر یہ بوجھ نہ ہوتا تو برازیل بھی سپر پاور ہوتا۔ کیونکہ ان تمام قوموں کے اس مجموعہ میں صلاحیت سے قابلیت اور ذہانت ہے، اور خدا کا دیا بھی ان کے پاس بہت کچھ ہے۔

ان لوگوں کے رسم و رواج بھی عجیب و غریب ہیں۔ صبح کے وقت یا شام کے وقت جب میں سیر کے لئے نکلتا تھا۔ عجیب غریب نظارے دیکھنے میں آتے تھے۔ یہ جادو اور ٹونوں کا ملک ہے۔ اور اسے یہ "ماکومبا" کا نام دیتے ہیں۔ بعض اوقات دیکھنے میں آتا کہ کوئی مرد و زن ساحل سمندر پر ریت کا گھروندا بنائے موم بتیاں جلائے کچھ منتر جنتر جپ رہا ہے۔ یہ روحوں سے اس طرح دعائیں کرتے ہیں۔ ایک دن دیکھا کہ ایک بچہ ایک طشت میں بڑے اہتمام سے کچھ اٹھائے لا رہا ہے۔ یہ کھیر تھی جو اس نے سمندر میں انڈیل دی رکوع میں جھک کر۔ گویا یہ سمندروں کی دیوی کو بھینٹ دی گئی تھی۔ کہیں انڈے ٹوٹے پڑے ہوتے ہیں گویا یہ دشمنی کے بیچے مر جانے کا ٹونا ہوتا ہے۔ کبھی کہیں دو گملوں میں سے ایک میں کالے مرغ کی سری اور پلیٹ اور دوسرے میں دھڑ رکھا ہوا دیکھنے میں آتا جس کا مطلب یہ تھا کہ دشمن بے دست و پا ہو جائے۔ کہیں گوشت کا ٹکڑا پکا کر "مینڈیوکا" جڑ کا آٹا رکھا ہوتا یہ ایک طرح کا صدقہ تھا۔ روحانی فرقہ کے روحانی پیشوا بھی ہیں جو مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی یہ اپنے مریدوں کے لئے سمندر کے کنارے موم بتیاں جلا کر شراب کی بوتلیں سجا کر سفید کپڑے زیب تن کر کے ایک "روحوں کا ناچ" پیش کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے روحوں کو بلاتے ہیں۔ جب موم بتی کی لو میں ٹکٹکی باندھے ہوئے ناچتے ناچتے چکر آ جاتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں کہ روح اب ان میں آ گئی ہے اور خوشی سے شراب پیتے اور زیادہ تیزی سے ناچنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب بے حال ہو جائیں۔ یا سب کو "حال" پڑ جائے۔ اس دوران وہ خاص قسم کے الفاظ بھی دوہراتے ہیں اور دماغی قوتوں (مسمریزم) کو بھی کام میں لاتے ہیں۔

یہاں کی اکثر آبادی رومن کیتھولک ہے۔ بدھسٹ بھی پائے جاتے ہیں۔ مسلمان عرب اور عیسائی عرب بھی پائے جاتے ہیں۔ ۱۲ جگہوں پر مسلمان عربوں نے مساجد بھی بنائی ہوئی ہیں اور اپنی سوسائٹیاں بھی رجسٹرڈ کروائی ہوئی ہیں۔ لیکن ملک پر معاشی اقتدار یہودیوں کو حاصل ہے۔ اس ملک میں بہت سی زمین فارغ پڑی ہے۔ زراعت پیشہ لوگوں کے لئے سستی زمینیں بھی یہاں قابل فروخت نکلتی رہتی ہیں۔ اس ملک میں جا کر انسان زرعی ترقی کی دوڑ میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہاں کی بڑی پیداوار "کافی" ہے۔ گنا۔ کپاس۔ چاول۔ مکئی۔ گندم۔ اور طرح طرح کے پھل بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام پھل اور ان کے علاوہ بھی کئی پھل پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی خوراک لوبیا چاول ہیں۔ لوبیا ہر قسم کا پایا جاتا ہے۔ کالا لوبیا زیادہ پسند کرتے ہیں اور گوشت ڈال کر پکاتے ہیں۔ ایک قسم کا "حلیم" بن جاتا ہے۔ ابلے ہوئے چاولوں پر ڈال کر شوق سے کھاتے ہیں اور مینڈیوکا "کا آٹا گھی میں بھون کر بھی شامل کر لیتے ہیں۔ میں بھی یہ خوراک چھ ماہ کھاتا رہا۔ مگر مجھے اس کی وجہ سے یورک ایسڈ کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مجبوراً یہ خوراک ترک کرنی پڑی۔

یارا گوائے میں مینڈیوکا کا آٹا مکئی کے آٹے میں ملا کر خاص قسم کی ٹکیاں "بیک" کر لیتے ہیں۔ اور روٹی کی جگہ پر زیادہ تر "مینڈیوکا" کی جڑیں چھیل کر ابال کر اور پھر گھی میں بھون کر کھاتے ہیں۔ یہ بہت طاقتور غذا ہے۔ اسی طرح برازیل میں بٹیر کے انڈے ابال کر سلاد میں ملا کر کھانے کا بہت رواج ہے۔ مچھلی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون ـ سین

کابل کے ہندو اور سکھ

کابل میں افغانی مجاہدین کے مختلف دھڑے آپس میں برسرپیکار ہیں۔ اور لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے ایک دفعہ پھر مہاجر بن رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ گذشتہ چند روز میں بارہ ہزار افغانی پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ اگرچہ بعض آزاد تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ان کی تعداد بارہ ہزار سے بہت زیادہ ہے۔ اب جو لوگ مہاجر بن کر آرہے ہیں یا جو لوگ ترک وطن کر رہے ہیں وہ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ان میں ہندو اور سکھ بھی شامل ہیں۔ یہ وہ ہندو اور سکھ خاندان ہیں جو تقریباً ایک سو سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے کابل میں رہائش پذیر تھے۔ لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ان کے مال و متاع لوٹے جا رہے ہیں۔ اور ان کی بے عزتی کی جا رہی ہے وہ موجودہ حکمرانوں کے متعلق بڑے بڑے الفاظ استعمال کر کے کہتے ہیں کہ اگرچہ ارادہ نہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگرچہ ایسے لوگ زیادہ دیر تک تو برسر اقتدار نہیں رہتے لیکن کون جانے کہ یہ کب تک رہیں ان میں سے بعض ہندو پاکستان آنے کے بعد ہندوستان چلے جانا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کچھ عرصہ جو انہیں کابل سے باہر رہنا پڑے گا۔ وہ ہندوستان میں گذاریں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن ان ہندوؤں اور سکھوں کی ایک اور مشکل بھی ہے اور وہ یہ کہ کابل میں یہ لوگ تاجر تھے۔ اور اپنا سارا اثاثہ وہاں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اب ان کے لئے یہ ممکن نہیں رہا کہ وہ پھر اسی قسم کی تجارت شروع کر دیں اور اپنے معیار زندگی کو قائم رکھ سکیں۔ یہ بھی نہایت مشکل ہے کہ اس معیار زندگی سے بہت نیچا گر کر یہ لوگ چھابڑیاں لگا لیں یا سڑکوں پر کھڑے ہو کر چیزیں فروخت کریں۔ لیکن بہرحال اب جب وہ کابل چھوڑ آئے ہیں اور پاکستان میں رہیں گے یا ہندوستان چلے جائیں گے۔ تو انہیں کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ جس سے وہ اپنا اور اپنے خاندان کے دیگر افراد کا پیٹ پال سکیں۔ چاہے چھابڑی لگانا ہی کیوں نہ ہو۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں کو کتنی دیر تک پاکستان یا ہندوستان میں رہنا پڑے گا۔ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے لوگ کابل اور افغانستان کے بعض دیگر علاقوں کو چھوڑ کر پاکستان اور ہندوستان جانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

جنوبی افریقہ / غالی

جنوبی افریقہ میں جمہوریت کے فروغ کے لئے جو گفتگو افریقن نیشنل کانگریس اور صدر مملکت ڈی کلارک میں شروع ہوئی تھی اور جو کچھ عرصہ سے تعطل کا شکار ہے اس کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ جنوبی افریقہ کے سیاسی معاملات جلد از جلد حل ہو جائیں۔ اسی طرح آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی کو بھی اس بات کی تشویش ہے کہ گفت و شنید کے تعطل سے جمہوریت کے فروغ کو بہت پیچھے ڈال گیا ہے۔ چنانچہ یہ آرگنائزیشن پان افریقنسٹ کانگریس پر زور ڈال رہی ہے کہ وہ گفت و شنید میں حصہ لے۔ کیونکہ مختلف افریقی ممالک ایسے معاملات کو فوجی یا دیگر فوجی ذرائع سے حل کرنے کے قابل نہیں ہیں جہاں تک پان افریقنسٹ کانگریس کا تعلق ہے اسے اصرار ہے کہ یہ گفت و شنید تعطل کا شکار رہے۔ جب تک کہ یہ گفت و شنید کسی ایسے مقام پر نہیں کی جاتی جو غیر وابستہ ہو اور اس کا چیئرمین بھی غیر وابستہ ہونا چاہیئے۔ ویسے تو گذشتہ دنوں اخباری خبروں سے پتہ چلا کہ افریقن نیشنل کانگریس نے احتجاجی مظاہرے شروع کر رکھے ہیں جن کے آغاز میں کچھ جانوں کا اتلاف بھی ہوا۔ اس کانگریس کا خیال یہ ہے کہ ان مظاہروں میں جب بھی اور جہاں کہیں بھی گڑبڑ ہوتی ہے اس میں حکومت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ حکومت اس بات کی سختی سے تردید کرتی ہے۔ ڈی کلارک نے کئی دفعہ کہا ہے کہ ان کی خواہش ہے کہ گفت و شنید جلد از جلد دوبارہ شروع کی جائے۔ جس عمل کا آغاز ہو چکا ہے اسے روکنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ لیکن افریقن نیشنل کانگریس کہتی ہے کہ اس نے جو مطالبات پیش کئے ہیں انہیں حکومت منظور کرے تو گفت و شنید شروع ہو سکتی ہے۔ اگرچہ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ مطالبات ایسے ہیں جو گفت و شنید کے نتیجہ میں حاصل ہونے چاہئیں۔ اگر گفت و شنید سے پہلے ہی ان مطالبات کو منظور کر لیا جائے تو گفت و شنید

باقی صـ۶ پر

یاد رفتگان ـــ چوہدری محمد شریف خالد

محترم مسعود احمد صاحب جہلمی

مندرجہ ذیل سطور جناب مسعود احمد صاحب جہلمی کے بارہ میں شائع کر کے ممنون فرمائیں۔

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۵ / اگست ۱۹۹۲ء جناب مسعود احمد صاحب جہلمی کی وفات بعمر ۷۵ سال کی خبر پڑھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے وقف کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آپ پیچھے آئے لیکن بہت سے پہلے آنے والوں سے آگے نکل گئے۔ وقت کے لحاظ سے یعنی زیادہ عمر نہیں پائی۔ اور درجہ کے لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت پر مامور ہونے کی حالت میں اٹھا لیا۔ "کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی قربانی پوری کر دی اور کچھ ایسے ہیں جو منتظر ہیں"۔

۱۹۵۰ء میں میٹرک کے بعد جناب مسعود احمد صاحب اپنی سولہ سالہ زندگی کے دور میں داخل ہو کر وقف کر کے اپنے والد عبدالرحیم صاحب کے ساتھ وکالت دیوان میں تشریف لائے۔ اس وقت جناب عبدالرحمٰن انور صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تھے۔ اور میں ان کا نائب تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی (بانی تحریک جدید) کی ہدایت کے مطابق وقف کا سارا کام براہ راست میرے سپرد تھا۔ اس وقت کے حالات کے مطابق میٹرک پاس واقفین میں سے اکثر کو امام جماعت کی منظوری سے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم کے حصول کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔ اور اخراجات تحریک جدید کا ادارہ برداشت کرتا تھا۔ اور ایسے طلباء جو دوسرے تعلیمی ادارہ جات کی ضروریات (تحریک جدید کے پروگرام کے مطابق) پوری کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ کے لئے اگر وہ مناسب اور معیاری سمجھے جاتے تو انہیں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھجوا دیا جاتا تھا۔ ورنہ انہیں ہدایت کر دی جاتی تھی کہ اپنے طور پر تعلیم حاصل کرتے رہیں اور دفتر کو اپنے حالات سے آگاہ رکھیں۔ یہ سب کچھ حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کے منصوبوں کے مطابق عمل میں آتا تھا۔ اور ہر واقف زندگی کے وقف کی منظوری حضور اپنی ذاتی توجہ سے دیا کرتے تھے۔

جناب مسعود احمد جہلمی صاحب کا کسی کالج میں داخلہ نہ ہو سکا۔ البتہ جامعہ احمدیہ کے لئے ان کا انتخاب عمل میں آ گیا۔ چند دن گزر گئے تو جناب مسعود احمد صاحب اور ان کے والد صاحب میرے مکان (جو کہ تحریک جدید کی طرف سے کچا کوارٹر، عطا ہوا تھا) تشریف لائے۔ اور اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کالج میں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اب اس مشکل کا حل باہمی مشورہ سے یہ تجویز ہوا کہ جناب مسعود احمد صاحب ایک درخواست دیں اور والد صاحب ذمہ داری لیں کہ کالج کی تعلیم اپنے خرچ پر حاصل کرنے کے بعد وہ اپنے وقف پر قائم رہتے ہوئے تحریک جدید کو مطلع رکھیں گے چنانچہ میں نے مذکورہ درخواست سفارش کے ساتھ حضور کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوا دی۔ حضور نے اپنی خداداد فراست کی بنیاد پر مشروط منظوری دے دی۔

وقت گذرنے پر جناب مسعود احمد صاحب واپس جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ نہ صرف جامعہ احمدیہ پاس کیا بلکہ ایم اے بھی کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک نیتی کا انہیں پھل دیا۔ دنیوی تعلیم بھی عطا فرمائی اور دینی بھی۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق بھی دی۔

مسعود احمد صاحب جہلمی ایک خوبرو اور خوش خلق انسان تھے۔ آخری دم تک وقف کی روح کو قائم رکھا۔

میں نے یہ ایمان افروز واقعہ اس لئے بیان کیا ہے تاکہ نوجوان کے لئے مسابقت کا سبب بن سکے۔ نیتِ اعمال ہی اعمال کی تشکیل کا منبع ہے۔ کامیاب زندگی۔ عزت کی موت۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں اور دیگر رشتہ داروں کو ان کے نیک نمونہ پر چلائے۔ اور اسی طرح دوسرے نوجوانوں کو بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

ماں کا دودھ

میڈرڈ (سپین) میں ہمارے ہمسائے میں ایک نوجوان مسٹر انتونیو (Antonio) رہا کرتے تھے۔ وہ ایک بینک میں بہت بڑے آفیسر تھے۔ انکی بیگم صاحبہ بھی پڑھی لکھی خاتون تھیں اور ایک روزنامہ میں نیوز ایڈیٹر کے عہدہ پر فائز تھیں ان کا پہلا بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے بہت ہی خوشی منائی۔ لیکن ابھی بچہ چند ہفتوں کا ہی تھا کہ والدین نے اپنی مصروفیات کی وجہ سے بچہ کو ایک ابتدائی نرسری سکول میں داخل کروادیا۔

والدہ کو جب بھی اپنے کام سے فرصت ملتی چند گھنٹوں کے لئے بچہ کو اپنے گھر لے آتی۔ چند ماہ کے بعد بچہ شدید بیمار ہوگیا۔ اسہال کی تکلیف اور سانس کی تکلیف میں باوجود علاج معالجہ کے اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اب والدین کو اپنے بچہ کی فکر میں اپنے دفاتر سے رخصتیں لینا پڑیں اور ہر ماہر معالج سے علاج کروانے کی کوشش کی۔ لیکن بچہ کی بیماری میں کبھی معمولی کمی ہو جاتی مگر پھر بیماری عود کر آتی۔ آخر ۷ ماہ کے بعد بچہ فوت ہوگیا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے اسبارہ میں جو طبی رپورٹ تیار کی وہ یہ تھی کہ بچہ کو ماں کا دودھ نہ پلانے کی وجہ سے مکمل غذائیت نہیں مل سکی۔ کیونکہ نرسری سکول میں ڈبے کا دودھ بچہ کو پلایا جاتا تھا نیز یہ کہ فیڈر کو پانی میں ابالنے کے باوجود بوتل کی نپل کو ہاتھ لگ جاتے تھے اور جراثیم نپل کے سوراخ میں منتقل ہوکر بچے کے پیٹ میں جا پہنچتے تھے۔ یاد رہے بعض جراثیم ابلنے پر بھی نہیں مرتے۔ نتیجۃً بچہ کو اسہال کی شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ جسم کا پانی کم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سانس کی تکلیف اور سخت کمزوری ہوگئی اور پھر باوجود علاج معالجہ کے بچہ کی زندگی کو بچایا نہ جاسکا۔

اس قسم کے ہزاروں واقعات روزانہ رونما ہو رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق روزانہ ۳۰۰۰ سے ۴۰۰۰ بچے دستوں کی بیماری اور شدید سانس کی انفیکشن کی تکلیف کی وجہ سے فوت ہو جاتے ہیں اور انکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مائیں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں۔

عالمی ادارہ صحت نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ماں کے دودھ میں مکمل غذائیت ہوتی ہے۔ جس سے بچہ کی صحیح نشوونما ہونے کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی پیدا ہوتی ہے اور ماں کے دودھ سے محرومی کے سبب بچہ مختلف بیماریوں اور عوارض کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ہزاروں بچے دوسری بیماریوں اور صحیح خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مرتے ہیں لیکن جوں جوں سائنس ماں کے دودھ پلانے کے متعلق انکشافات کر رہی ہے توں توں اس کے فوائد پر مہر تصدیق ثبت ہو رہی ہے۔

عالمی ادارہ صحت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک عالمی کوشش کرنی ضروری ہے جس میں ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ دونوں قسم کے ممالک کی خواتین پر زور دیا ہے کہ اپنے بچوں کو خود اپنا دودھ پلائیں اور اس سلسلہ میں جو توہمات پائے جاتے ہیں وہ ختم کئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ بچوں کو ان کی پیدائش کے ساتھ ہی صحت مند غذا ملنی چاہئیے اور وہ صرف ماں کا دودھ ہے۔ جس سے بچہ کو محروم نہیں کرنا چاہئے انسانی بچے کے لئے ۴ سے ۶ ماہ تک سوائے ماں کے دودھ کے اور کوئی متبادل غذا نہیں دینی چاہئیے۔

عالمی ادارہ صحت نے تمام سماجی تنظیموں اور عورتوں کی مدد کے دعویدار گروپس سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مائیں اپنے بچوں کی صحت انکی بہبود اور نشوونما کی خاطر اپنا دودھ پلائیں۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ماں کا دودھ پینے سے بچہ کے دل میں ماں کے لئے فطری طور پر جذبہ محبت اور انس پیدا ہوتا ہے اور جو بچے اس نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں وہ فطری جذبہ انس و محبت صحیح معنوں میں اُجاگر نہیں ہوتا۔ یورپ میں فیشن بن گیا ہے کہ مائیں اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے وہم میں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں بلکہ بچوں کو نگہداشت کرنے والے اداروں کے سپرد کر دیتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے اپنے والدین کی فطری محبت سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں ماں باپ کے لئے عزت و احترام کے جذبات پیدا ہی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں عموماً جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کی اولاد انہیں گھر سے نکال دیتی ہے اور بوڑھے لوگ حکومت کے بنائے ہوئے بڑے بڑے ہوسٹلوں میں رہ کر زندگی کے دن گزرتے ہیں اور یہ ایک انتہائی تکلیف دہ صورت ہے۔

اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ابتدا ہی سے والدین اپنے بچوں کو خود اپنی نگہداشت میں رکھیں اور مائیں نوزائیدہ بچوں کو اپنا دودھ پلائیں۔ جس سے بچہ کی صحت بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ فطری جذبہ محبت بھی پروان چڑھتا ہے۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

بجائے اس کے کہ انہیں تسلیم کرنے پر مہر لگا دے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ حالانکہ گفت و شنید کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے موقف کو سن کر کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں۔

رسوائے زمانہ رشدی

رسوائے زمانہ کتاب شیطانی آیات کا مصنف رشدی جس کی شہریت برطانوی ہے گذشتہ دنوں ناروے گیا ہوا تھا۔ تاکہ ایران کی حکومت پر دباؤ ڈلوا کر ۱۹۸۹ء کا اس کے قتل کے متعلق فتویٰ واپس لیا جائے۔ اس دوران اس نے کہا کہ اس کی خواہش ہے کہ جو دن وہ خفیہ طور پر گذار رہا ہے ان کے متعلق ایک تفصیلی کتاب تحریر کرے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس طرح کی خفیہ زندگی خاصی اذیت ناک ہے اور وہ اپنی ہر اذیت کو عالمی برادری کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات رشدی نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں کہی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس کی زندگی کو اب بھی اتنا ہی خطرہ ہے جتنا پہلے تھا اگرچہ اب اس نے خاصا باہر نکلنا شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ دنوں وہ امریکہ بھی گیا تھا۔ اور برطانیہ میں بھی ایک دو جگہوں پر اس نے بجانے کا انتظام کر لیا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اب اپنی زندگی کو خطرے میں نہیں سمجھتا۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ ایک طرف تو اپنی اذیت ناک زندگی سے تنگ آچکا ہے۔ اور دوسرے طرف کسی حد تک اس میں خطرات کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس نے اس انٹرویو میں کہا کہ جب لوگ ایک ایسے مسئلہ سے دوچار ہوتے ہیں جن میں ان کی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ تو وہ مختلف امور کو خاص اہمیت کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ وہ زندگی کے معمولات کو بدل دیتے ہیں۔ انہیں ایک نئی زندگی معلوم ہوتی ہے اور ہر چیز پہلے سے بڑی ہو کر سامنے آتی ہے۔ گویا کہ وہ اپنے اردگرد کی ہر چیز کو پہلے سے زیادہ اہمیت دینے لگتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میرے خیال میں حکومتوں کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ اب انسان کو اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہونی چاہیئے اور اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ مختلف حکومتیں ایران پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنا ۱۹۸۹ء کا فتویٰ واپس لے لے۔ یہ فتویٰ آیت اللہ خمینی نے جاری کیا تھا۔ خمینی نے رشدی کی کتاب کے متعلق کہا تھا۔ کہ شیطانی آیات ایک گستاخانہ تصنیف ہے۔ اور اس سے اسلام اور اسلام کے ماننے والوں کی توہین ہوتی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ نے خمینی کے اس فتویٰ کی توثیق کر دی تھی۔ رشدی نے کہا کہ میں نے اپنے اس دور میں ہر بات کے متعلق نوٹ لئے ہیں اور میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں جب میں ان نوٹس سے مرتب کر کے اپنے اس دور کے متعلق کتاب لکھ سکوں۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

کا بھی بہت رواج ہے۔ "ریو ڈے جنیرو" میں ایک ہوٹل ڈیڑھ سو سال سے قائم ہے جس کو آج کل بانی کا پڑپوتا چلا رہا ہے۔ ۱۵۰ کے قریب سمندری اشیاء سے تیار کئے جانے والے ڈشز ان کے خاص کھانے ہیں جنہیں کھانے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

برازیل اور اس کے شہر بہت خوبصورت ہیں۔ یہ لوگ بھی بہت اچھے ہیں۔ انسانی اقدار ان میں پائی جاتی ہیں۔ بہت مہمان نواز اور وفادار ہیں مگر یہاں بھی جو امیر ہیں وہ بہت امیر ہیں اور جو غریب ہیں وہ بہت غریب ہیں۔ یہ ملک دیکھنے کے لائق ہے۔ اگر موقع ملے تو ضرور دیکھنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔ (ادارہ)

لبنیٰ اسلم بنت چوہدری محمد اسلم لنگاہ
ادرحماں ضلع سرگودھا

ملیحہ احمد بنت ڈاکٹر محمد احمد اشرف
ربوہ

محمد اجمل ابن مبارک احمد
ربوہ

حفصہ رفیق بنت محمد رفیق
چک ۲۸ جنوبی ضلع سرگودھا

خولہ احمد بنت بشارت احمد
چک 63/DB ضلع بہاول پور

سائر احمد ابن نثار احمد
ربوہ

روبینہ کوثر بنت چوہدری لیاقت
علی دیڑھ چک ۳۱۲/ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

لبیب احمد باجوہ ابن مسعود احمد باجوہ
کتھووالی ضلع سیالکوٹ

راحیل محمود ثاقب ابن محمد رفیق
چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

تیمور احمد حارث ابن بشیر الدین
ربوہ

عثمان المبین مدثر ابن محمد اکرم
موڑ چک ۵ ئہ ضلع شیخوپورہ

لبید احمد ابن ضیاء الرحمن
نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

فرحان مقصود بٹ ابن مبارک احمد بٹ
احمد نگر ضلع جھنگ

حامد محمود ابن رانا محمود احمد
چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

مریم صدیقہ دختر سرور محمود گولیکی
ضلع گجرات

سغیر احمد ابن انوار احمد
پھیرو چیچی تھرپارکر سندھ

عابدہ محمود بنت طاہر محمود
کراچی

محمد سہیل احمد ابن محمد امجد بھٹی
چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

محمود احمد قمر ابن نفیس الدین
ربوہ

عمار خالد ابن خالد محمود ناصر
بھابڑا ضلع سرگودھا

اقراء خلیل بنت خلیل احمد
پھیرو چیچی کنری سندھ

آصف محمود ابن محمد رفیق
چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

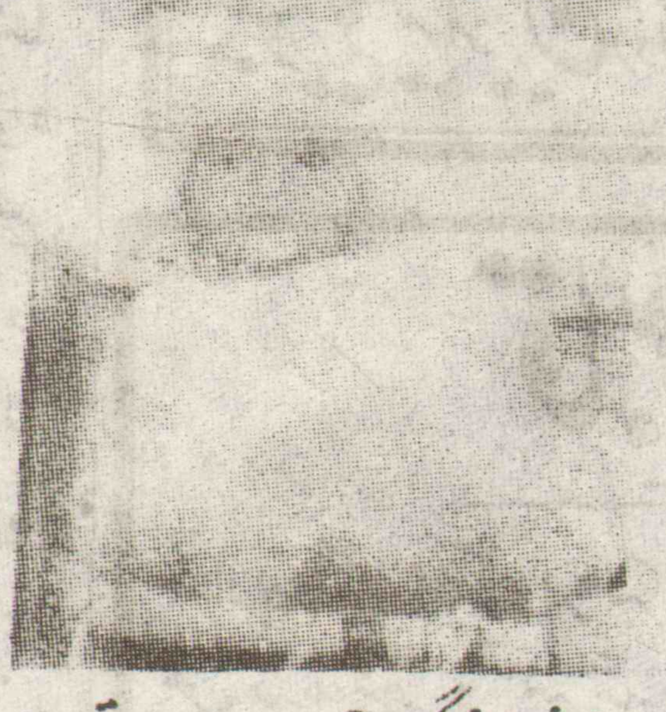

عفیفہ نرگس بنت صداقت احمد قمر
چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاول نگر

جری اللہ داہر چوہدری حمید اللہ [illegible]
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۳۰: اگست۔ گرمی کی شدت میں تدریجاً کمی ہے۔ تاہم دھوپ اور حبس کی تکلیف کا سلسلہ چل رہا ہے۔ ربوہ میں آج صبح چھ بجے سے واپڈا کی طرف سے بغیر اطلاع کے بجلی بند ہے۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں جنگ بندی کے ایک سمجھوتے پر عمل شروع ہو گیا۔ کابل سے متنازعہ ملیشیا کو نکالنے کا اعلان کر دیا گیا۔ حزب اسلامی حکمت یار گروپ کابل کا محاصرہ کرنے والے اپنے گلے دستوں کو واپس بلانے پر متفق ہو گیا۔ دونوں علاقوں میں بفر فورس تعینات کی جائے گی۔ فوج سے کمیونسٹ عناصر کو نکالنے پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔ جنگ بندی کے سمجھوتہ پر صدر ربانی اور حکمت یار نے دستخط کر دیئے بارہ نکات پر مشتمل یہ سمجھوتہ ۱۲۰ رکنی امن وفد کی تفصیلی بات چیت کے بعد طے پایا۔ جنگ بندی کی کامیابی کی ضمانت امن وفد نے دی ہے۔ سمجھوتے کے مطابق ایک ہفتے کے اندر ازبک ملیشیا کو کابل سے ہٹا لیا جائے گا۔ معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد کابل میں اب سکون ہے۔

○ ۲۵ ہزار تک کے کواپریٹوز کے کھاتہ داروں کو اسی ہفتے رقوم واپس کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے چند روز بعد ۵۰ ہزار تک کے کھاتہ داروں کو رقوم واپس کی جائیں گی۔ تمام بیواؤں کو ان کی رقوم خواہ ۵۰ ہزار سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں واپس کر دی جائیں گی۔

○ جنرل ضیاء الحق کے طیارے کے تباہ ہونے کی تحقیقات کرنے والے عدالتی کمیشن نے جس کے سربراہ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس شفیع الرحمان ہیں اپنی کارروائی شروع کر دی ہے اور تمام متعلقہ لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے بیانات ۲۰ ستمبر تک پہنچا دیں۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل شیخ رفیق نے الزام لگایا ہے کہ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نواز شریف کو خفیہ کیسٹوں کے ذریعے بلیک میل کر رہے ہیں۔ حکومت کو ڈر ہے کہ یہ کیسٹیں منظر عام پر آگئیں تو اس کا پول کھل جائے گا۔

○ پورے سندھ کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔

○ اسلام آباد کے آبپارہ چوک میں مسٹر آصف زرداری کی رہائی کے لئے لگائے گئے پیپلز پارٹی کی خواتین کے بھوک ہڑتال کیمپ پر پولیس نے دھاوا بول دیا اور خواتین سے ہاتھا پائی کی

○ بلوچستان نیشنل موومنٹ کے ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ نے مطالبہ کیا ہے کہ نیا آئین بنایا جائے کیونکہ موجودہ آئین مسائل حل نہیں کر سکتا۔

○ کراچی پولیس نے الذوالفقار کا ایک اور تربیت یافتہ دہشت گرد پکڑ لیا۔ اس کے قبضے سے کلاشنکوف اور ۱۸ کارتوس برآمد ہوئے۔

○ کراچی کے کور کمانڈر نے کہا ہے کہ حکومت اجازت دے تو جرائم میں ملوث سیاستدانوں کو گرفتار کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کو مجرموں سے پاک کرنے کا کام مقررہ مدت میں مکمل کر لیں گے۔ ایم کیو ایم کے زیر زمین چلے جانے والے کارکنوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں ان سے کوئی دلچسپی نہیں۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ شہری علاقوں میں صورت حال خراب ہے۔ وہاں فوجی دستے نئے سرے سے تعینات کئے جائیں گے۔

○ سندھ آپریشن کی رفتار تیز کرنے کے لئے کرفیو لگا کر گھر گھر تلاشی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ کور کمانڈروں کے اجلاس میں آپریشن کے مثبت نتائج حاصل کرنے پر زور دیا گیا۔

○ صدر سے غلام مصطفٰے جتوئی کی چالیس منٹ ملاقات ہوئی جس میں ملک سے سیاسی کشیدگی کم کرنے کے موضوع پر بات چیت ہوئی۔ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی نے بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

○ سندھ میں سانحہ بائے جی کے جیلر ملزمان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس گروہ کے سرغنہ خالق جاچیڑ اور غلام رسول کمانڈو کو بھی جلد پکڑ لیا جائے گا۔

○ افغانستان سے آنے والے ۱۵ ہزار افغان مہاجرین کو سرحد پر روک لیا گیا ہے۔ تاہم ان کو ہنگامی امداد بھجوا دی گئی ہے۔

بقیہ: صا سے آگے

اپنے معمولی دوستوں۔ آشناؤں، حاکموں، شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا وسیع اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے۔ اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

بقیہ: ص۳ سے آگے

ہی چلا گیا سچ یہی ہے کہ کوئی دنیاوی سبب حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب (رض) کی زندگی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات سے زیادہ میری زندگی میں تغیر پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر مجھے یوں معلوم ہوا گویا ان کی روح بھی مجھ پر آپڑی۔

پتہ

واقفین نو ربوہ کے لئے

ناصر دواخانہ کی دوائیں یکم ستمبر ۱۹۹۲ء سے ۲۵ فیصد رعائت کے ساتھ دستیاب ہونگی

مینجر ناصر دواخانہ۔ ربوہ

تبدیلی بلڈنگ سکول

ڈیلیسنٹ انگلش سکول

یکم ستمبر ۱۹۹۲ء کو گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد نئی بلڈنگ میں کھل رہا ہے جس کی اطلاع بچوں کے والدین کو پہلے سے کر دی گئی ہے۔ نیا ایڈریس یہ ہے۔

محلہ دارالرحمٰن۔ چوک بیت الاقصیٰ ساہیوال روڈ۔ ربوہ

ضرورت ہے

ایک عدد سیلز مین کی ضرورت ہے۔ جو میڈیکل سٹور پر کام کرنا چاہے۔ میڈیکل سٹور کا کام مکمل طور پر جانتا ہو۔ رہائش کا بندوبست ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت۔ درخواست صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ "محمود میڈیکل سٹور" بالمقابل سول ہسپتال سرکلر روڈ وزیر آباد پر رابطہ کریں۔ یا امیر جماعت وزیر آباد سے ملیں۔

فون نمبر گھر: ۳۰۲۴
فون نمبر دفتر: ۲۶۴۴

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶

قابلِ فروخت مکان

ربوہ کے محلہ دارالبرکات کی کالج روڈ پر ایک کنال کے باموقع پلاٹ میں جدید طرز کا تعمیر شدہ مکان — جدید دور کی جملہ سہولیات گیس، بجلی ٹیلیفون، پانی مہیا

رابطہ کے لئے

فون ربوہ: ۴۸۵ — ۴۵۲۴۔ فیصل آباد: ۳۳۶۳۳ — ۰۴۱